سلسلہ خطبات نمبر: 20

## علماء خطباء اور ائمہ مساجد کیلئے



# بیان جمعۃ المبارک

عنوان:

# عید الفطر اور اس کا پیغام

از قلم


مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری صاحب حفظہ اللہ

فاضل دار العلوم کبیر والا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# عید الفطر اور اس کا پیغام

03/مئی 2022 بمطابق 01/شوال المکرم 1443

تحریر و ترتیب: مولانا اکرم بشیر مخدوم پوری

## اہم عنوانات

عید کا پسِ منظر | عید اور دیگر تہواروں میں فرق | روزہ دار کے لئے دو خوشیاں | مسلمان کے دو روزے

انعام کا دن | عید کا پیغام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ خُصُوْصًا عَلَی الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ۔ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:

وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ (سورۃ البقرۃ: 185/2)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَھٰذَا عِیْدُنَا (صحیح البخاری: 952 أَبْوَابُ العِیدَیْنِ بَابُ سُنَّۃِ العِیدَیْنِ لِأَھْلِ الإِسْلاَمِ)

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ وَفَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ (صحیح المسلم: 1151 کِتَابُ الصِّیَامِ بَابُ فَضْلِ الصِّیَامِ)

# فہرست عنوانات

عنوان صفحہ نمبر

## تمہید

☆ اللہ تعالی کا جتنا شکرادا کیا جائے کم ہے کہ اس نے ہمیں زندگی میں ایک بار پھر رمضان المبارک کا رحمتوں والا مہینہ عطافرمایا اوراس میں روزہ، تراویح، تلاوت، عبادت جیسے اعمال کی توفیق عطافرمائی اللہ تعالی ہماری اور تمام مسلمانوں کی عبادات کو قبول فرمائے اور کوتاہیوں سے در گزر فرمائے۔

دراصل انہی عبادات کی تکمیل کی خوشی میں اللہ تعالی کی طرف سے عیدالفطر عطا کی گئی ہے۔

## عید کا پسِ منظر

☆ ایک حدیث مبارکہ میں ہے اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

**إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا** (صحيح البخاری: 952 أَبْوَابُ العِيدَيْنِ بَابُ سُنَّةِ العِيدَيْنِ لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ)

"ہر قوم کی کوئی نہ کوئی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے"۔

☆ روایات میں ہے کہ جب اللہ کے نبی ﷺ ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ مدینہ کے لوگ دو دن جشن مناتے ہیں اور خوشی مناتے ہیں اوراس دن سب لوگ جمع ہو کر گانا بجانا اور مختلف خرافات کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمہیں اس کے بجائے دو بہتر دن عید کے عطافرمادیئے ہیں ایک عیدالفطر اور ایک عیدالاضحی۔(سنن ابی داؤد)

## عیداور دیگر تہواروں میں فرق

☆ ہر قوم اور مذہب کے لوگ کوئی نہ کوئی تہوار مناتے ہیں جیسے فارسی نوروزاور مہرجان کے دن مناتے ہیں،عیسائی کرسمس اور ایسٹر کے دن مناتے ہیں،ہندو ہولی دیوالی وغیرہ کے دن مناتے ہیں جبکہ مسلمانوں کو اللہ تعالی نے دو عید کے دن عطافرمائے ہیں ایک عیدالفطر اور ایک عیدالاضحی۔

☆ مسلمانوں کی عیداور دیگر مذاہب کے تہواروں میں دو بنیادی فرق ہیں:

ایک فرق یہ ہے کہ وہ لوگ خوشی منانے کے لئے کوئی ایسا دن مناتے ہیں جس سے ان کی قوم یا مذہب کی شناخت اجاگر ہوتی ہے یا وہ لوگ ماضی کے کسی خاص واقعہ کی یادگار میں تہوار مناتے ہیں،

مثلاً عیسائی 25 دسمبر کو کرسمس کا دن مناتے ہیں جو ان کے بقول ان کے نبی حضرت عیسی کے دنیا میں آنے کا دن ہے اسی طرح حضرت موسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالی نے جس دن فرعون سے نجات عطافرمائی یہود اس دن کی یادگار میں تہوار مناتے ہیں۔

☆ جبکہ مسلمانوں کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ مسلمانوں کی عیدیں ماضی کے کسی واقعہ کی یادگار میں نہیں جو ماضی میں بس ایک بار پیش آ گیا تھا ورنہ اسلام کی تاریخ ایسے یادگار واقعات سے بھری پڑی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت، اعلانِ نبوت، ہجرت، غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ احزاب، فتح مکہ، (جس دن مکہ فتح ہوا اور بیت اللہ کی چھت پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان گونجی) اسلام کی تاریخ ایسے یادگار واقعات سے بھری پڑی ہے لیکن اسلام نے ایسے کسی واقعہ کو عید یا تہوار کا دن مقرر نہیں کیا بلکہ اسلام نے جن ایام کو عید کا دن مقرر کیا ہے وہ کسی اہم عبادت کی تکمیل پر رکھے گئے ہیں۔

عید الفطر کا دن رمضان المبارک کی تکمیل پر رکھا گیا ہے جب مسلمان رمضان کے مہینے میں دو اہم عبادات روزہ اور تراویح اور اس کے علاوہ اعتکاف اور شبِ قدر جیسی عبادات سے فارغ ہوتے ہیں اور ان عبادات کی تکمیل کی خوشی میں عید الفطر عطا کی گئی ہے۔

عید الاضحی حج کی تکمیل پر ہے جب حاجی حضرات حج کا رکنِ اعظم وقوفِ عرفہ 9 ذی الحجہ کو ادا کر کے فارغ ہوتے ہیں تو اگلے دن عید الاضحی منائی جاتی ہے۔

☆ اس میں ہمارے لئے سبق ہے کہ تم ماضی کے کسی ایک واقعہ پر اور اسلاف کے کارناموں پر ہی خوشیاں نہ مناؤ اصل خوشی کا موقع تمہارا اپنا عمل ہے۔ قیامت کے دن کسی کو اس وجہ سے نجات نہیں مل جائے گی کہ اس کے اسلاف اور بزرگوں نے بڑے کارنامے سرانجام دیئے تھے بلکہ ہر آدمی کا انجام اس کے اپنے اعمال کے حساب سے ہوگا۔ علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا:

**تھے تو آباء وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو؟　　ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو**

☆ مسلمانوں کی عید اور دیگر مذاہب کے تہواروں میں دوسرا فرق یہ ہے کہ دیگر مذہب کے لوگ اپنے تہواروں میں موج مستی، فسق وفجور، لغویات اور فحاشی و بے حیائی جیسے فضول کاموں میں گزارتے ہیں جبکہ اسلام کی عید ہمیں اطاعتِ خداوندی، شکرانِ نعمت، اجتماعیت، باہمی محبت، جذبۂ ایثار اور غریب نوازی کا درس دیتی ہے۔

## عید الفطر کا معنی

☆ عربی میں عید کے کئی معانی آتے ہیں عید کا ایک معنی خوشی بھی ہے چونکہ یہ مسلمانوں کے لئے خوشی کا دن ہوتا ہے اس لئے اس کو عید کہا جاتا ہے۔ اور عید کا ایک معنی لوٹ کر آنا بھی ہے چونکہ یہ دن ہر سال لوٹ کر آتا ہے اس لئے بھی اس کو عید کہا جاتا ہے۔

پھر عید کی نسبت فطر کی طرف ہے فطر سے مراد افطار کرنا یعنی ماہِ رمضان مکمل ہونے کے بعد روزے نہ رکھنے کی اجازت ملنا۔

## روزہ دار کے لئے دو خوشیاں

☆ روزہ دار کو اللہ تعالی کی طرف سے خاص طور دو خوشخبریاں دی جاتی ہیں چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ، وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ (صحیح البخاری: 7492 كتَابُ التَّوْحِيدِ بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللهِ} [الفتح: 15])

"روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس کو افطار کے وقت ملتی ہے اور دوسری خوشی اس وقت ملے گی جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا"۔ (ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی رب سے ملاقات کے وقت)۔

☆ پھر قرآن و حدیث میں فطر اور افطار کا لفظ دو معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

(1) ایک ہے روزہ رکھنے کے بعد غروبِ آفتاب کے وقت افطار کرنا یہ افطارِ اصغر ہے۔ اس وقت بھی روزہ دار کو خوشی ملتی ہے کہ اللہ کے فضل سے میرا ایک اور روزہ مکمل ہو گیا۔ اور سارا سال کھانے میں وہ روحانیت اور لطف نہیں ملتا جو افطار کے کھانے میں ملتا ہے۔

(2) اور دوسرا افطار رمضان المبارک کے اختتام پر عید کی صورت میں ہوتا ہے۔ یہ افطارِ اکبر ہے اس دن کی خوشی تو ظاہر ہے یہ دن تو ہوتا ہی خوشی کا ہے۔

اور عید کی اصل خوشی اس بات کی ہے کہ اللہ تعالی نے ایک مرتبہ پھر رمضان کا پورا مہینہ عطا فرمایا اور اس میں روزہ، تراویح، اعتکاف اور شبِ قدر جیسی عبادات عطا فرمائیں اور ان پر مغفرت اور بخشش کا وعدہ فرمایا۔

## روحانیت میں ترقی

☆ نیک اعمال سے ایمان والے کے ایمان میں اور روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ رمضان المبارک میں روزہ کی عبادت بھی آگئی جیسے جیسے روزہ رکھ رہا ہے روحانیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ تراویح کی عبادت آگئی تراویح کی بیس رکعت ہیں بیس رکعت کے چالیس سجدوں کا اضافہ ہو گیا انسان سب سے زیادہ اپنے رب کے قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے اب ایک ایک سجدہ اس کو رب کے قریب کر رہا ہے ایمان کو ترقی مل رہی ہے روحانیت میں اضافہ ہو رہا ہے اگر صحیح معنوں میں رمضان گزارا جائے تو روحانیت اعلی درجے پر پہنچ جاتی ہے اور ایک ایمان والے کے لئے یہی اصل میں خوشی کا مقام ہے۔

ایک تو یہ خوشی ہے جو روزے رکھنے کے بعد افطار کے وقت اور عید کے دن نصیب ہوتی ہے۔ اور:

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ روزہ دار کو دوسری خوشی اس وقت ملے گی جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا (اور اپنے رب کا دیدار کرے گا) دیکھا جائے تو اصل خوشی وہ ہو گی یہ افطار کی خوشی اور عید کی خوشی تو اس اصل خوشی کا ایک چھوٹا سا نمونہ اور اس کی ایک جھلک ہے۔ یہ خوشی وقتی اور عارضی ہوتی ہے صرف ایک دن اور چند گھنٹوں کی خوشی اور وہ خوشی دائمی اور ہمیشہ کے لئے ہو گی۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ جب جنتی میں پہنچ جائیں تو اللہ تعالی اہلِ جنت سے پوچھیں گے کہ بتاؤ تمہیں اور کچھ چاہئے وہ عرض کریں گے کہ یا اللہ سب کچھ تو آپ نے ہمیں عطا فرما دیا ہے اور ہمیں کیا چاہئے؟ اللہ فرمائیں گے ابھی کچھ اور بھی رہتا ہے وہ حیران ہوں گے اور سوچیں گے ابھی اور کیا رہتا ہے جو جنت میں ہمیں نہیں ملا۔ پھر وہ علماء کے پاس جائیں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ

ابھی جنت میں اور کون سی نعمت رہتی ہے جو ہمیں ملی نہیں ہے علماء بتائیں گے کہ ابھی اللہ کا دیدار رہتا ہے پھر وہ اللہ سے درخواست کریں گے کہ یااللہ ہمیں اپنا دیدار کروادے پھر اللہ تعالی ان کو اپنا دیدار کروائیں گے پھر جب اہلِ جنت اللہ تعالی کا دیدار کریں گے کتنا زمانہ دیدار ہی کرتے جائیں گے اور ادیدار کی ایسی لذت ہو گی کہ اہلِ جنت جنت کو بھی بھول جائیں گے۔

شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں:

ان کا دیدار تقی کیسا قیامت ہو گا ۔۔۔ جب فقط ان کے تصور میں یہ رَعنائی ہے

## مسلمان کے دو روزے

☆ علماء فرماتے ہیں مسلمان کے دو روزے ہیں ایک روزہ تو یہ ایک دن کا ہوتا ہے جو وقتی اور محدود ہوتا ہے۔اور دوسرا روزہ ساری زندگی کا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب مسلمان نے کلمہ پڑھ لیا اللہ اور اس کے رسول پر اور قرآن پر ایمان کا اقرار کر لیا تو اس نے یہ روزہ رکھ لیا کہ میں ساری زندگی اللہ کے احکام کے مطابق گزاروں گا اور اللہ تعالی کی حرام کی ہوئی چیزوں کے قریب نہیں جاؤں گا اللہ کے حرام کئے ہوئے کاموں کے قریب نہیں جاؤں گا۔جس طرح اس ایک دن والے روزے کی پابندی ضروری ہے اسی طرح ساری زندگی والے دائمی روزے کی پابندی بھی ضروری ہے۔

☆ اور روزہ میں ایک طرح سے یہی تربیت دی جاتی ہے کہ جس طرح روزہ رکھ کر انسان بہت حلال چیزوں سے بھی رک جاتا ہے اللہ کے حکم کی وجہ سے اسی طرح انسان ساری زندگی کے لئے حرام چیزوں سے اور گناہوں سے بھی رک جائے اللہ کے حکم کی وجہ سے۔

☆ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں روزہ رکھنے کا ایک مقصد اور فلسفہ یہ بتایا ہے کہ اس سے تمہارے اندر تقوی پیدا ہو گا اب یہ تقوی جو روزوں کے ذریعہ انسان میں پیدا کیا جا رہا ہے اس تقوی کا حکم صرف رمضان کے لئے اور روزوں کے لئے نہیں بلکہ تقوی کا حکم ساری زندگی کے لئے ہے روزوں کے ذریعہ اپنے اندر تقوی پیدا کرنا ہے اور پھر پورا سال بلکہ ساری زندگی اس تقوی کے مطابق گزارنی ہے۔

## اللہ کی رحمت کا دن

☆ عید کا دن اللہ کی رحمت کا دن ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے جگہ جگہ اپنی رحمت کا تذکرہ کیا ہے:

☆ قرآن مجید کی ہر سورت خصوصا سورۃ فاتحہ کے شروع میں اللہ کے دو صفاتی نام ذکر کئے جاتے ہیں رحمان اور رحیم۔ رحمان کا معنی ہے وہ ذات جس کی رحمت عام اور ہر ایک کو شامل ہو اور رحیم وہ ذات جس کی رحمت تام اور پوری طرح کامل ہو۔دنیا میں اللہ کی رحمت عام ہے جو ہر مسلمان اور کافر فرمانبردار اور نافرمان ہر ایک کو شامل ہے یہ اس کی صفتِ رحمان کا ظہور ہے جبکہ

آخرت میں اللہ تعالی کی کامل اور مکمل طور پر ایمان والوں کے حق میں ظاہر ہو گی اور اس کی رحمت سے ایمان والوں کو مغفرت اور اللہ تعالی کی رحمت کی جگہ جنت عطا کی جائے گی یہ اس کی صفتِ رحیم کا ظہور ہو گا۔

☆ ایک جگہ فرمایا: كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (سورۃ الانعام:54)
''تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کر لیا ہے''۔

☆ ایک جگہ فرمایا: رَبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ (سورۃ الانعام:147/6) ''تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے''۔

☆ ایک جگہ فرمایا: وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (سورۃ الاعراف:156/7) ''میری رحمت ہر چیز کو محیط ہے''۔

ایک جگہ فرمایا: وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ (سورۃ الکھف:58/18) ''اور تمہارا رب بہت بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے''

☆ یہ اس کی رحمت ہے کہ انسان جتنا بڑا گناہگار کیوں نہ ہو اس کے لئے اپنی رحمت کے دروازے بند نہیں کرتا بلکہ وہ اپنے گنہگار بندوں کو بڑی شفقت سے بلاتا ہے اور ان کے لئے اعلان کرتا ہے:

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (سورۃ الزمر:53/39)

''اے میرے وہ بندو! جنہوں نے (گناہ کرکے) اپنی جانوں پر ظلم کر رکھا ہے اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا، بیشک اللہ تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے، بیشک وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے''۔

☆ کئی احادیث مبارکہ میں ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالی نے پنی رحمت کے سو حصے کئے اور ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں اور ایک حصہ دنیا میں اتارا تم مخلوقات میں جو محبت دیکھتے ہو یہ اسی ایک حصۂ رحمت کا اثر ہے اور ننانوے حصے رحمت اللہ تعالی نے اپنے پاس رکھی ہوئے اس کے ذریعے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائیں گے۔ (مسلم: 2752 کتاب التوبۃ باب فی سعۃ رحمۃ اللہ تعالی وانھا سبقت غضبہ)

☆ بخاری شریف کی ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ، كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ، إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ (صحیح البخاری: 3467 كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ بَابُ حَدِيثِ الغَارِ)

''حضرت ابوہریرہ رضی الہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ایک کتا ایک کنویں کے ارد گرد چکر لگا رہا تھا (وہ انتہائی پیاسا تھا) اور پیاس کی (شدت کی وجہ) وجہ سے مرنے کے قریب تھا اچانک اس کو بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت نے دیکھا تو اس نے

اپنا موزہ اتارا اور (اس کو کنویں میں لٹکا کر اس کے ذریعے پانی نکال کر) اس کتے کو پلادیا اللہ تعالی نے اس کے اسی عمل کی وجہ سے اس کی بخشش فرمادی''۔

یہ بھی اللہ تعالی کی رحمت ہے کہ ایک عورت جس کی زندگی بدکاری میں گزری تھی اللہ تعالی نے صرف ایک کتے کو پانی پلانے کیوجہ سے صرف اسی ایک عمل کی پر بخشش فرمادی۔

☆ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: "مَاتَ رَجُلٌ، فَقِيلَ لَهُ، قَالَ: كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ، فَأَتَجَوَّزُ عَنِ المُوسِرِ، وَأُخَفِّفُ عَنِ المُعْسِرِ، فَغُفِرَ لَهُ(صحیح البخاری:2391 كِتَاب فِي الِاسْتِقْرَاضِ وَأَدَاءِ الدُّيُونِ وَالحَجْرِ وَالتَّفْلِيسِ بَابُ حُسْنِ التَّقَاضِي)

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک (تاجر) آدمی فوت ہوا اللہ تعالی کی طرف سے اسے کہا گیا (کہ یہ بتا تو نے اپنی زندگی میں کون سا نیک عمل کیا ہے؟) اس نے عرض کیا: میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا (اور جب میرا کسی پر قرض ہوتا) تو میں مال دار کو مہلت دیتا اور تنگدست سے معاف کر دیا کرتا تھا اس پر اس کی بخشش کر دی گئی''۔ (یہ اللہ کی رحمت ہے)

☆ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: " قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ، لِأَهْلِهِ: إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ، ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ، فَأَمَرَ اللهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ، وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ، يَارَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ، فَغَفَرَ اللهُ لَهُ(صحیح المسلم:2756 كتاب التَّوْبَةِ بَابٌ فِي سِعَةِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى وَأَنَّهَا سَبَقَتْ غَضَبَهُ)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص ایسا تھا کہ اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی اس نے موت سے پہلے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو میری میت کو جلا کر اس کا آدھا حصہ (ہواؤں میں اڑا کر) خشکی میں بکھیر دیں اور آدھا حصہ راکھ سمندروں میں بکھیر دیں کیونکہ اللہ کی قسم اگر اللہ نے میری پکڑ کر لی تو مجھے ایسا عذاب دے گا جو تمام جہانوں میں سے کسی کو نہیں دے گا چنانچہ جب وہ فوت ہوا تو انہوں نے ایسا ہی کیا جیسا اس نے حکم دیا تھا پھر اللہ تعالی نے خشکی کو حکم دیا تو اس شخص کا جو بھی حصہ اس (خشکی) میں تھا اس نے اس کو اکٹھا کر دیا اور سمندر کو حکم دیا تو جو کچھ اس میں تھا اس نے اکٹھا کر دیا پھر اللہ تعالی نے اس سے پوچھا کہ یہ تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ تو اس نے کہا میرے رب میں نے آپ کے ڈر کی وجہ سے ایسا کیا تھا اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں (کہ میں سچ کہہ رہا ہوں) تو اللہ تعالی نے اس کی بخشش فرمادی''۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، رَجُلٌ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ، وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا، فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهِ، فَيُقَالُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا، وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: نَعَمْ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً،

فَيَقُوْلُ: رَبِّ، قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هَا هُنَا " فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ. (صحيح المسلم: 190 كِتَابُ الْإِيمَانَ بَابُ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا)

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہلِ جنت میں سے سب کے بعد جنت میں داخل ہونے والے اور اہلِ جہنم میں سب سے آخر میں اس سے نکلنے والے شخص کو میں جانتا ہوں وہ ایک آدمی ہوگا جسے قیامت کے دن لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے سامنے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو پیش کرو اور بڑے گناہوں کو اس سے علیحدہ رکھو تو اس کے چھوٹے گناہ اس کے سامنے لائے جائیں گے اور کہا جائے گا فلاں فلاں دن تو نے فلاں فلاں کام کیا تھا اور تو نے فلاں فلاں دن فلاں فلاں کام کیا تھا وہ کہے گا جی ہاں اور وہ انکار نہیں کر سکے گا اور وہ اپنے اپنے بڑے گناہ پیش ہونے کے ڈر رہا ہوگا تو اس سے کہا جائے گا تیرے لئے تیرے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی ہے تو وہ کہے گا اے میرے رب میں نے کئی ایسے کام کئے تھے جو میں یہاں نہیں دیکھ رہا میں (ابوذر) نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اس بات پر آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دندان مبارک ظاہر ہو گئے"

یہ بھی اللہ تعالی کی رحمت ہے کہ اللہ تعالی گناہوں کی جگہ نیکیاں عطا فرما رہے ہیں۔

☆ ایک حدیث مبارکہ میں ہے حضرت حضرت فضالہ بن عبید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن مخلوق کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائیں گے تو دو آدمی باقی رہ جائیں گے اب ان دونوں کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیا جائے گا ان میں سے ایک جہنم کی طرف جا رہا ہوگا لیکن بار بار پیچھے مڑ کر دیکھ رہا ہوگا اللہ تعالی حکم دیں گے کہ اس کو واپس لے کر آؤ فرشتے اس کو واپس لے کر آئیں گے اللہ تعالی اس سے پوچھیں گے کہ تو پیچھے مڑ مڑ کر کیوں دیکھ رہا تھا وہ عرض کرے گا کہ مجھے آپکی رحمت سے امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل فرمائیں گے اس پر اللہ تعالی اس کو جنت میں جانے کا حکم دے دیں گے (جنت میں جا کر جب اللہ تعالی کی نعمتیں دیکھے گا تو) کہے گا اللہ نے مجھے اتنا کچھ عطا کیا ہے کہ اگر میں تمام اہلِ جنت کو کھلاؤں تو پھر بھی اللہ نے جو مجھے عطا کیا ہے اس میں کوئی کمی نہیں آئے گی صحابی (حضرت فضالہ بن عبید اور عبادہ بن صامت) فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے نبی ﷺ اس آدمی کا تذکرہ فرما رہے تھے تو آپ کے چہرہ اقدس میں خوشی اور مسرت کے آثار نمایاں تھے" (مسند احمد: 23964)

سبحان اللہ یہ اللہ تعالی کی رحمت ہے۔ اور آج عید کا دن اللہ کی رحمت کا دن ہے۔

## انعام کا دن

☆ اور عید کا دن انعامِ خداوندی کا دن ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ عید کی رات کو آسمانوں پر لیلۃ الجائزہ یعنی انعام کی رات کہا جاتا ہے اور عید کا دن جسے اِس دنیا میں تو عید کا دن کہا جاتا ہے جبکہ آسمانی دنیا میں، فرشتوں کی دنیا میں اسے یوم الجائزہ یعنی انعام کا دن کہا جاتا ہے۔

☆ اور فرمایا جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فرشتوں کو ہر جگہ بھیج دیتے ہیں وہ تمام گلیوں اور راستوں کے کونوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایمان والوں کو آواز دیتے ہیں اور ان کی آواز کو جنوں اور انسانوں کے علاوہ ہر مخلوق سنتی ہے فرشتے کہتے ہیں اے محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کے لوگو! چلو اس رب کریم کی بارگاہ میں جو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔

☆ پھر جب لوگ عید کی نماز کے لئے نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کہ کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جس نے اپنا کام پورا کر دیا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کو اس کی مزدوری پوری کی پوری دے دی جائے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ فرشتو! گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلے اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی ہے۔

☆ پھر اللہ تعالیٰ بندوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرماتے ہیں: اے میرے بندو! مجھ سے مانگو مجھے میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم آج کے دن اس اجتماع میں آخرت کے بارے میں جو مانگو گے تمہیں عطا کر دوں گا اور دنیا کے بارے میں جو مانگو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا۔

میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم جب تک تم میرا خیال کرو گے میں تمہاری خطاؤں کی پردہ پوشی کروں گا۔

میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم میں تمہیں مجرموں اور کافروں کے سامنے ذلیل اور رسوا نہیں کروں گا۔

بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔

## عید کے دن تین انعام

☆ ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ عید کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان والوں کو تین انعام دیئے جاتے ہیں

1. پہلا انعام عام مغفرت کا ہے کہ اللہ کی طرف سے ایمان والوں کے لئے عام بخشش کا اعلان کیا جاتا ہے۔
2. دوسرا انعام نظرِ کرم ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں پر نظرِ کرم فرماتے ہیں جس سے ایمان والوں کو خیر ہی خیر نصیب ہوتی ہے۔
3. تیسرا انعام مہمان نوازی ہے کہ عید کے دن ایمان والا اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے اسی لئے آج کے دن روزہ رکھنا حرام ہے اور حکم ہے کہ کھاؤ پیؤ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ تیسرا انعام دعا کی قبولیت ہے کہ اس دن اللہ تعالی ایمان والوں کی دعا قبول فرماتے ہیں۔(خطبات رمضان المبارک)

# عید کا پیغام

## اجتماعیت کا دن

☆ عید کا دن اجتماعیت اور اتحاد کا سبق دیتا ہے کہ مسلمان ایک ہو جائیں اسی لئے حکم ہے کہ ایک جگہ جمع ہو کر ایک صف میں کھڑے ہو کر ایک امام کے پیچھے نماز عید عطا کریں۔

اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

اللہ تعالی نے ایمان والوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے فرمایا: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ (سورۃ الحجرات:10)

''ایمان والے تو آپس میں بھائی بھائی ہیں''

اور اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: " الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ، إِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ، وَإِنْ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ "،(مسند احمد: 18393)

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب ایمان والے ایک آدمی کی مانند ہیں اگر اس کی ایک آنکھ کو تکلیف ہو تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے اور اگر اس کے سر کو تکلیف ہو تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے''

دوسری حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ (صحيح المسلم: 2586 كتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاضُدِهِمْ)

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان والے ایک آدمی کی طرح ہیں اگر ان کے صرف سر کو بھی تکلیف ہو تو اس کا سارا جسم بخار برداشت کرنے کے لئے اور جاگنے کے لئے تیار ہوتا ہے''

تو یہ عید کا دن اجتماعیت کا دن ہے کہ تمام مسلمان اور تمام امت مسلمہ ایک جان کی طرح متحد ہو جائے اور تمام امت مسلمہ ایک دوسرے کے دکھ درد کو اور تکلیف کو اس طرح محسوس کرے جس طرح جسم کا ایک حصہ دوسرے حصے کے دکھ درد اور تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔اسلام نے تو پوری امت مسلمہ کو ایک رشتہ دیا تھا اور وہ رشتہ کلمہ اور اسلام کا ہے کہ مسلمان چاہے دنیا کے جس

حصے اور جس خطے میں بھی رہتے ہیں وہ سب آپس بھائی بھائی ہیں آج کے دن اسلام کے اس سبق کو پھر سے یاد کرنے اور تازہ کرنے کی ضررت ہے۔

اسی کو علامہ اقبال نے کہا تھا:

بتانِ رنگ و بو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا　　　　نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

## خوشیاں بانٹنے کا دن

عید کا دن خوشیاں بانٹنے کا دن ہے۔اسی لئے ایک دوسرے کو عید کی مبارک دی جاتی ہے ملاقات کی جاتی ہے۔

رشتہ داروں میں،عزیز و اقارب میں حتی کہ بہن بھائیوں میں بھی اختلافات ہو جاتے ہیں لیکن ان کو بنیاد بنا کر کئی کئی مہینوں تک اور سالہا سال تک قطع تعلقی کرنے کی اسلام بالکل اجازت نہیں دیتا۔

ایک حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ هٰذَا وَیُعْرِضُ هٰذَا وَخَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ (صحیح المسلم:2560 کتاب الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَالْآدَابِ بَابُ تَحْرِیمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثٍ بِلَا عُذْرٍ شَرْعِیٍّ)

”حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین راتوں سے زیادہ قطع تعلقی رکھے کہ جب ان دونوں کی ملاقات ہو جائے تو وہ اس سے منہ پھیر رہا ہو اور یہ اس سے منہ پھیر رہا ہو اور ان دونوں میں اچھا وہ ہے جو دوسرے کو پہلے سلام کرے“

عید کا دن چونکہ خوشیاں بانٹنے کا دن ہے اس لئے اگر کسی کے ساتھ قطع تعلقی ہے تو گلے شکوے بھلا کر صلح کر لیجئے۔

## ہمدردی و غمخواری

عید کا دن ہمدردی اور غمخواری کا سبق دیتا ہے کمزور اور ضرورتمند بھائیوں کا احساس کرنے اور ان کو بھی اپنی خوشیوں میں شریک کرنے کا سبق دیتا ہے اس لئے حکم دیا کہ عید پڑھنے کے لئے بعد میں آنا پہلے ضرورتمند بھائیوں کو صدقہ فطر ادا کر کے آؤ۔

اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا یَظْلِمُهُ وَلَا یُسْلِمُهُ، وَمَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِّنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ (صحیح البخاری:2442 کتَابُ الْمَظَالِمِ وَ الْغَضَبِ بَابٌ: لَا یَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا یُسْلِمُهُ)

”ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا اور جہاں اس کو مدد کی ضرورت ہو اس کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔اور جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے اللہ اس کی ضررت پوری

کرنے میں لگا ہوتا ہے۔اور جو کوئی کسی مسلمان بھائی کی مصیبت دور کرتا ہے اللہ تعالی اس کی قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت دور کرے گا"

## عظمت و کبریائی کا اعلان

عید کا دن اللہ کی عظمت اور کبریائی اپنے دل ودماغ میں بٹھانے کا سبق دیتا ہے اس لئے حکم دیا کہ جب عید پڑھنے کے لئے آؤ تو اللہ کی عظمت اور کبریائی بیان کرتے ہوئے اور تکبیرات کہتے ہوئے آؤ اللہ ا کبر ، اللہ ا کبر ، لا الہ الا اللہ واللہ ا کبر ، اللہ ا کبر وللہ الحمد۔

## شکرادا کرنے کا دن

عید کا دن اللہ کے حضور سجدۂ شکر ادا کرنے کا دن ہے کہ اس نے ہمیں رمضان المبارک جیسا رحمتوں والا مہینہ عطا فرمایا اور اس میں ہمیں روزہ رکھنے، تراویح پڑھنے، تراویح میں قرآن مجید پڑھنے اور سننے کی توفیق عطا فرمائی اور اس پر اپنی رحمت اور بخشش کا وعدہ فرمایا۔

ایک جگہ اللہ تعالی نے حکم دیا:

بَلِ اللّٰهَ فَاعۡبُدۡ وَ كُنۡ مِّنَ الشّٰكِرِيۡنَ (سورۃالزمر:66/39)

"بلکہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ"

## ہر حال میں یادِ خدا

عید کا دن یہ سبق دیتا ہے کہ کوئی خوشی کا موقع ہو یا غمی کا موقع ہو ہم ہر حال میں اللہ کے آگے اس کے حکم کے آگے جھک جائیں۔ایسا نہ ہو کہ جیسے قرآن مجید ہمیں ناشکرے انسان کا رویہ بتاتا ہے کہ وہ غم اور مصیبت میں تو اللہ کو یاد کرتا ہے اور اس سے فریاد کرتا ہے لیکن جب وہ مصیبت دور ہو جائے اور کوئی خوشی کا موقع آئے تو پھر رب کو بھول جاتا ہے ۔اور جیسے قرآن مجید نے مشرکین کا رویہ بیان کیا ہے کہ جب ان کی کشتی بھنور میں پھنستی ہے تو اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ یا اللہ ہماری کشتی کو اس بھنور سے توہی بچانے والا ہے لیکن جب اللہ تعالی ان کی کشتی پار لگا دیتے ہیں تو پھر وہ شرک کرنا اور دوسرے معبودوں کو پکارنا اور ان کی عبادت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جبکہ ایک مسلمان کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خوشی ہو یا غمی ہر حال میں رب کو یاد رکھتا اور اس کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے:

ظفر اس کو آدمی مت جانئے چاہے کتنا ہو صاحبِ فہم و ذکا جسے عَیش میں یادِ خدا نہ رہی جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

اس لئے عید پر حکم ہے کہ باقی خوشی بعد میں منانا پہلے تیاری کر کے عید گاہ اور مسجد میں آؤ اور اپنے رب کے آگے جبینِ نیاز جھکا دو۔قرآن مجید میں اللہ تعالی کا حکم ہے:

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ(سورۃالبقرۃ:152/2)

’’توتم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یادرکھوں گااور میرا شکرادا کرو میری ناشکری نہ کرو‘‘

## مانگنے کادن

عید کادن رب سے مانگنے کادن ہے رب العالمین اپنے بندوں کوخود مانگنے کا حکم دیتے ہیں۔دوسرے پارے میں جہاں روزوں کی فرضیت اوران کےاحکام ذکر کئے گئے ہیں اوروہاں پورے مہینے کے روزے مکمل کرنے کاذکرکیا وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ اور پھر عید کی تکبیرات کاتذکرہ ہے وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ پھراللہ کاشکراداکرنے کا حکم ہے وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔(البقرۃ:185)اس کے بعداللہ سے دعامانگنے کاذکرہےاور بڑے پیار کے انداز میں فرمایاوَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ، اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ اے محبوب! میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھتے ہیں تومیرے بندوں کوبتادو کہ میں ان کے قریب ہوتاہوں اورجب کوئی مجھ سے دعا کرتاہے(اوراپنی حاجات و ضروریات مجھ سے مانگتاہے تومیں اس کی دعاکاجواب دیتا(اوراس کی دعاقبول کرتاہوں۔اس لئے آج کادن اپنے رب سے مانگنے کادن ہےاوراللہ خودبلاتے ہیں اوروعدہ کرتے ہیں کہ میرے بندو!آج مجھ سے مانگو میں تمہیں عطاکروں گا۔

## خلاصہ

- یہ کہ آج کا دن خوشی منانے اور خوشیاں بانٹنے کا دن بھی ہے
- آج کا دن رب کے انعام کا دن بھی ہے
- آج کا دن رب کی رحمت اور مغفرت حاصل کرنے کا دن بھی ہے۔
- آج کا دن اجتماعیت، اتحاد و اتفاق قائم کرنے کا دن بھی ہے۔
- آج کا دن رب کی عظمت و کبریائی کے اعلان کا دن بھی ہے
- آج کا دن رب کا شکر ادا کرنے کا دن بھی ہے
- آج کا دن اپنے کے سامنے سر سجدے میں رکھنے کا دن بھی ہے
- آج کا دن اللہ کی رحمت اور اس کے انعام کا دن ہے۔
- آج کا دن رب سے مانگنے کا دن بھی ہے۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ اللہ تعالی اس دن کو ہمارے لئے ہمارے اہل خانہ کے لئے، ہمارے ملک کے لئے، امتِ مسلمہ کے لئے حقیقی خوشیوں والا بنائے۔

خطبہ رائٹر: اکرم بشیر مخدوم پوری
فاضل دارالعلوم کبیر والا، خطیب جامع مسجد تقویٰ۔ یو بی ایل سوسائٹی۔ لاہور
علماء و خطباء ہر ہفتے ہمارا بیان حاصل کرنے کے لئے "بیانِ جمعہ" لکھ کر اس نمبر پر وٹس ایپ کریں۔
03076980022